82 16

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی

مُباحثات

سہ شنبہ - ۱۰ر جون سنہ ۱۹۷۵ء

نمبر شمار	مُندرجات	صفحہ
۱	تلاوتِ کلام پاک و ترجمہ	۱
۲	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات۔	۲
۳	تحریکِ استحقاق منجانب خان محمود خان اچکزئی۔ (سوال کا جواب غلط دینے کی بابت)	۸
۴	اراکین اسمبلی کی رُخصت کی درخواستیں۔	۹
۵	آئین کے آرٹیکل ۲۱۲ کے تحت قرارداد۔	۹

جلد یازدہم ★ شمارہ دوئم (۲)

مندرجہ ذیل اراکین اسمبلی نے آج کے اجلاس میں شرکت کی

۱۔ میر چاکر خان ڈومکی
۲۔ سردار غوث بخش خان رئیسانی
۳۔ جام میر غلام قادر خان
۴۔ مسٹر محمود خان اچکزئی
۵۔ سردار محمد انور جان کھیتران
۶۔ مولوی محمد حسن شاہ
۷۔ میر نصرت اللہ خان سنجرانی
۸۔ میر قادر بخش بلوچ
۹۔ میر صابر علی بلوچ
۱۰۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ
۱۱۔ مولوی صالح محمد
۱۲۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی
۱۳۔ میر شیر علی خان نوشیروانی
۱۴۔ نواب زادہ تیمور شاہ جوگیزئی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

بروز سہ شنبہ مورخہ ۱۰ جون ۱۹۷۵ء

زیر صدارت میر قادر بخش بلوچ ڈپٹی اسپیکر

بلوچستان صوبائی اسمبلی میں صبح ۱۰ بجے منعقد ہوا

تلاوت کلام پاک و ترجمہ

از قاری محمد یحییٰ کاکڑ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ط
وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ
اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖۤ اِخْوَانًا ج وَكُنْتُمْ عَلٰی شَفَا
حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَكُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّكُمْ
تَهْتَدُوْنَ ۵ آیت ۱۰۱ تا ۱۰۳ ۔ سورۃ آل عمران ع ۱۰ پارہ ۴ ۔

ترجمہ:۔ اے ایمان لانے والو! اللہ سے ڈرو، جیسا کہ اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔ تم کو موت نہ آئے مگر اس حالت میں کہ تم مسلم ہو۔ سب ملکر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو۔ اور تفرقہ میں نہ پڑو۔ اللہ کے اُس احسان کو یاد رکھو۔ جو اُس نے تم پر کیا ہے۔ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اُس نے تمہارے دل جوڑ دیئے۔ اور اُس کے فضل و کرم سے تم بھائی بھائی بن گئے تم آگ سے بھرے ہوئے ایک گڑھے کے کنارے کھڑے تھے۔ اللہ نے تم کو اُس سے بچا لیا۔ اسطرح اللہ اپنی نشانیاں تمہارے سامنے روشن کرتا ہے۔ شاید کہ اِن علامتوں سے تمہیں اپنی فلاح کا سیدھا راستہ نظر آجائے۔۔۔!

(وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ)

وقفہ سوالات

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ اب سوالات ہوں گے۔ مسٹر صابر علی بلوچ۔

(مسٹر صابر علی بلوچ کی غیر موجودگی میں اُن کے سوالات نصرت اللہ خان سنجرانی نے پوچھے۔)

***۸۱۲ ۔ میر صابر علی بلوچ ۔** کیا وزیر صنعت وحرفت ازراہ کرم تبلائیں گے کہ

(الف) سال رواں میں صوبائی حکومت کو بیڑی کے پتہ کا کسقدر کوٹہ ملا۔

(ب) اس کوٹہ کی تقسیم کار کن بنیادوں پر کی گئی۔

(ج) جن لوگوں فرموں کو اس کے پرمٹ دیئے گئے ان کے ضلع وار نام۔ جائے سکونت اور کتنا پتہ کو دیا گیا۔

وزیر صنعت وحرفت۔ (میاں سیف اللہ خان پراچہ)

(الف) سال رواں میں صوبائی حکومت (محکمہ صنعت وحرفت) کو جو بیڑی کا کوٹہ ملا، اُس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

		سیر		من
ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان کراچی سے موصول شدہ پتہ	=	-	-	۱۲۹۱
کسٹم ڈیپارٹمنٹ کے توسط سے موصول شدہ پتہ	=	۲۸	-	۵۵۹
میزان	=	۲۸	-	۱۸۵۰

یا

سیر	من	ٹن
۲۸	۳۰	۹۶

(ب) اس کوٹے کی تقسیم کار حکومت کی پالیسی کے مطابق مستحق لوگوں میں کی گئی۔

(ج) جن لوگوں اور فرموں کو بیڑی کے پتے کے پرمٹ دیئے گئے، اُن کے نام اور جائے سکونت اور مقدار پتہ درج ذیل ہے، بیڑی کے پتوں کی تقسیم کار ضلعی بنیاد پر نہیں کی گئی۔

نمبر شمار	پارٹی کا نام و پتہ	مقدار		
		سیر	من	ٹن
۱-	میسرز سید نظر علی - حاجی حسن میاں - حب چوکی، ضلع لسبیلہ	-	-	۲
۲-	محمد علی مکران بیٹری انڈسٹریز - حب چوکی، " " "	-	-	۲
۳-	سید اطہر علی، بیلہ بیٹری فیکٹری - حب چوکی " "	-	-	۲
۴-	سید محمد علی، افسر بیٹری انڈسٹریز، حب چوکی " "	-	-	۲
۵-	انور احمد، انور بیٹری انڈسٹریز، حب چوکی " "	-	-	۲
۶-	چوہدری عبدالکریم اینڈ سنز، قندھاری بازار - کوئٹہ	۳۶	۱۲	۱
۷-	میسرز شیخ بابو محمد سلیم، بیٹری مینوفیکچرز، مکان نمبر ۱۳/۳۸/۲ پرنس روڈ کوئٹہ	۳۶	۱۲	۱
۸-	میسرز کارخانہ انصاف مارکہ بیٹری، توغی روڈ - کوئٹہ	۳۶	۱۲	۱
۹-	میسرز محمد ارشد اینڈ برادرز، شارع لیاقت، کوئٹہ	۳۶	۱۲	۱
۱۰-	میسرز شمشاد احمد عبدالستار مکان نمبر ۱۳/۱۱/۵ ہٹیل روڈ کوئٹہ	۳۶	۱۲	۱
۱۱-	میسرز محمد جواد اینڈ سنز، عین الدین سٹریٹ مسجد روڈ کوئٹہ	۳۶	۱۲	۱
۱۲-	میسرز عبدالجبار مکان ۳/۱۶/۱۸ عین الدین سٹریٹ "	۳۶	۱۲	۱
۱۳-	میسرز بولان بیٹری ورکس، فقیر محمد روڈ کوئٹہ	۳۶	۱۲	۱
۱۴-	میسرز زار احمد شیخ، بولان بیٹری فیکٹری مشن روڈ کوئٹہ	۳۶	۱۲	۱
۱۵-	میسرز نبی بخش، پیر محمد کراچی	-	-	۷
۱۶-	میسرز عبدالواحد، کراؤن ٹریڈنگ کمپنی، قندھاری بازار کوئٹہ	-	-	۲
۱۷-	سید عبدالناصر، معرفت سید پروویژن سٹور، کانسی روڈ، کوئٹہ	-	-	۲
۱۸-	میسرز کیپٹل ٹریڈنگ کمپنی - کراچی	-	-	۸
۱۹-	شاکر جاوید، معرفت یونیورسل ٹریڈرز کوئٹہ	-	-	۲
۲۰-	مسٹر غلام حسین ولد فرمان علی، سورج گنج بازار کوئٹہ	-	۱۲	۱
۲۱-	سید عبدالحکیم شاہ بیٹری ورکس کانسی روڈ کوئٹہ	۱۸	۲۰	-

نمبر شمار	پارٹی کا نام و پتہ	مقدار سیر	من	ٹن
۲۲۔	شیخ غلام رسول، نیو مشن روڈ، کوئٹہ	۳۶	۱۲	۱
۲۳۔	مولوی سید عبدالحکیم شاہ بیٹری ورکس، کانسی روڈ، کوئٹہ	۱۸	۲۰	-
۲۴۔	نصیر الٰہی بخش علمدار روڈ، کوئٹہ	۳۶	۱۲	۱
۲۵۔	محمد جہانگیر قاسم مکان نمبر ۳۰/۴/۲ شارع فاطمہ جناح، کوئٹہ	۳۶	۱۲	۱
۲۶۔	شاہنواز خان، کواری روڈ، کوئٹہ	۳۶	۱۲	۱
۲۷۔	بابر اقبال، شارع اقبال، کوئٹہ	۳۶	۱۲	۱
۲۸۔	شکیل احمد، طاہر محسن روڈ، کوئٹہ	۳۶	۱۲	۱
۲۹۔	غلام رسول، شارع اقبال، کوئٹہ	۳۶	۱۲	۱
۳۰۔	میر احمد میر ٹریڈنگ کمپنی، ۲۵، میزان مارکیٹ کوئٹہ	۳۶	۱۲	۱
۳۱۔	عرفان میر مکان نمبر ۲۴/۱۵/۴، جمعیت رائے روڈ، کوئٹہ	۳۶	۱۲	۱
۳۲۔	مقصود احمد مکان نمبر ۸/۷/۷ (۹۰) قائد آباد "	۳۶	۱۲	۱
۳۳۔	ندیم عثمان " " ۲۱/۱۵/۴ جمعیت رائے روڈ "	۳۶	۱۲	۱
۳۴۔	میسرز زردار احمد شیخ لوان بیٹری فیکٹری لٹن روڈ "	-	-	۱
۳۵۔	میسرز سعید عابد، کوئٹہ بیٹری مینوفیکچر سنگی روڈ "	۳۶	۱۲	۱
۳۶۔	میسرز سید نظر علی، حاجی سید میاں، حب چوکی ضلع لسبیلہ	۳۶	۱۲	۱
	میزان =	۲۸	۳۰	۶۶

میر نصرت اللہ خان بنگزانی۔ ضمنی سوال۔ میں بیٹری کے کوٹہ کی نسبت پوچھتا ہوں جو کہ تقریباً ۲ لاکھ کے قریب ہے۔ کیا میں دریافت کر سکتا ہوں کہ اس کوٹہ کی تقسیم کار کا صحیح طریقہ کیا تھا۔ سفارشات تو بہت کی گئی تھیں لیکن بنا کیا؟

وزیر قانون و صنعت و حرفت۔ اس ضمن میں میں بتا دوں کہ پہلے لوگوں کی ضروریات کو دیکھا جاتا ہے پھر اُن کے مطابق اُن کو کوٹہ دیا جاتا ہے۔ ڈائریکٹر آف انڈسٹریز کے حکم کے تحت ہر شخص کو رجسٹرڈ ہونا پڑتا ہے۔ اس سے قبل کوئی ایسی پالیسی نہ تھی یہ حکومت کی مرضی کے اُوپر تھا کہ جس طرح وہ چاہے کسی کو دے مگر اب جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ ہر شخص کی ضروریات کو دیکھا جاتا ہے۔ ڈائریکٹر آف انڈسٹریز کے حکم کے تحت اب ہر متعلقہ شخص کو اپنے آپکو رجسٹر کرانا ہوتا ہے پھر دیکھا جاتا ہے کہ ایسا کاروبار کرنے والی پارٹی واقعی وہ کام کرتی ہے یا نہیں اور اُس پارٹی کا کاروبار چل رہا ہے یا نہیں۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ ضمنی سوال۔ کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ یہ بیڑی کا پتہ انہیں کس مقصد کے لئے دیا گیا تھا؟

وزیر صنعت و حرفت۔ بیڑی کا پتہ باہر سے درآمد کیا جاتا ہے۔ اسے ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان درآمد کرتی ہے۔ اور پھر اُسے چاروں صوبوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ اس میں سے ہر صوبے کو اس کا حق دیا جاتا ہے۔ پھر صوبائی حکومتیں اسے اپنے محکموں کی پالیسوں کے مطابق بانٹتی ہیں۔ اس کے مطابق جو ہمارا کوٹہ ہے اسکی تفصیلات آپکو مہیا کر دی گئیں ہیں۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ اُسے کس حساب سے تقسیم کیا جاتا ہے؟

وزیر صنعت و حرفت۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ بیڑی کا پتہ بیڑی بنانے کے لئے ہی استعمال ہوتا ہے۔ اور اسی مقصد کے لئے دیا بھی جاتا ہے۔ کیونکہ بہت سے لوگوں کو بیڑی پینے کا شوق ہوتا ہے، ان کے لئے اسکا انتظام کیا جاتا ہے اور اسی مقصد کے لئے اسے درآمد بھی کیا جاتا ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر:۔ اب اگلا سوال مسٹر محمود خان اچکزئی پوچھیں۔

٭۸۳۱۔ مسٹر محمود خان اچکزئی۔

کیا وزیر اعلیٰ صاحب فرمائیں گے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل نمبر ۱۲۷ (جی) کی خلاف ورزی کر کے گورنر بلوچستان نے اسمبلی کے اجلاس کو مورخہ ۹ ردسمبر ۱۹۷۴ء کو کیوں برخاست کیا۔

وزیر اعلیٰ (جام میر غلام قادر خان)۔

آئین اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آرٹیکل ۱۲۷ کی رُو سے آرٹیکل ۵۴ صُوبائی اسمبلیوں کے لئے بھی نافذ العمل ہے۔

آرٹیکل ۵۴ کی ترمیم کر دی گئی ہے۔ جسکی رُو سے صُوبائی اسمبلیوں کے لئے ضروری ہے کہ سال میں "ستر" دن اپنا اجلاس جاری رکھیں۔ یہ ایک آئینی عمل ہے، لیکن آئین میں کوئی ایسی اور دفعہ نہیں ہے جس کی رُو سے اگر آرٹیکل ۵۴ پر عمل نہ ہو سکے تو اس کا کوئی بُرا ردِّ عمل ہو گا۔ اسلئے اگر ۹ ردسمبر ۱۹۷۴ء کو صُوبائی اسمبلی کا اجلاس کام نہ ہونے کی وجہ سے گورنر نے برخاست کر دیا۔ تو اس کا کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ ضمنی سوال۔

کیا وزیر اعلیٰ صاحب فرمائیں گے۔ کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل نمبر ۱۲۷ (جی) کی خلاف ورزی کر کے گورنر بلوچستان نے اسمبلی کے اجلاس کو مورخہ ۹ ردسمبر ۱۹۷۴ء کو کیوں برخاست کیا۔ میرا سوال شاید جام صاحب نہیں سمجھے۔ سوال یہ ہے کہ آئین کی خلاورزی کیوں کی گئی۔ کیا گورنر یا وزیر اعلیٰ کو قانون کی خلاف ورزی کرنے کا حق ہے۔

وزیر اعلیٰ۔ اس کا جواب تو مَیں نے دے دیا ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ جام صاحب آپ خانصاحب کے سوال کا جواب تسلی بخش طریقہ سے دیں۔

تاکہ وہ مطمئن ہو سکیں ۔

وزیر اعلیٰ ۔ میں نے جواب دے دیا تھا۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل نمبر ۱۲۷ (جی) کی رُو سے آرٹیکل ۵۴ صوبائی اسمبلیوں کے لئے بھی نافذ العمل ہے ۔ آرٹیکل ۵۴ کی ترمیم کر دی گئی ہے جس کی رُو سے صوبائی اسمبلیوں کیلئے ضروری ہے کہ سال میں ستر (۷۰) دن اپنا اجلاس جاری رکھیں۔ یہ ایک آئینی عمل ہے ۔ لیکن آئین میں کوئی ایسی اور دفعہ نہیں ہے جس کی رُو سے اگر آرٹیکل ۵۴ پر عمل نہ ہو سکے تو اسکا کوئی بُرا ردّ عمل ہوگا۔ اسلئے اگر ۹ دسمبر ۱۹۷۴ء کو صوبائی اسمبلی کا اجلاس کام نہ ہونے کی وجہ سے گورنر نے برخاست کر دیا۔ تو اسکا کوئی مضر اثر نہیں ہوا۔

جناب والا ! خانصاحب نے پڑھنے کی تکلیف گوارہ نہیں کی ورنہ وہ ضرور مطمئن ہو جاتے۔ یہ آئینی عمل ہے ۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی بُرا ردِّ عمل نہیں ہے اور اس کے ہونے یا نہ ہونے سے ....

مسٹر محمود خان اچکزئی ۔ جناب صاحب کیا میں اس سے یہ اخذ کروں کہ کسی شخص کا عہدہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو۔ کیا اس کے لئے آئین اسلامی جمہوریہ پاکستان کی خلاف ورزی کرنا برا نہیں ۔

وزیر اعلیٰ ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ممبر صاحب کا اپنا نقطہ نظر ہوگا ۔

مسٹر محمود خان اچکزئی ۔ جناب والا ! اس میں صاف صاف لکھا ہوا ہے کہ آئین اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آرٹیکل نمبر ۱۲۷ (جی) کے تحت اسمبلی کو ستر (۷۰) دن تک بیٹھنا چاہیئے آپ نے یا گورنر صاحب نے اسے ستر (۷۰) دن سے پہلے کیوں برخاست کیا اور اس آرٹیکل کی خلاف ورزی کیوں کی گئی ۔

وزیر اعلیٰ ۔ جناب والا ! آئین کی خلاف ورزی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ۔ کیونکہ اسمبلی کے

سامنے کوئی کارروائی نہیں تھی اس وجہ سے گورنر صاحب کو اسمبلی برخاست کرنا پڑی۔

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ جام صاحب کوئی بھی شخص، چاہے وہ کتنا بڑا ہی کیوں نہ ہو آئین کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔

(آپس میں باتیں)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ محمود خان اچکزئی! جام صاحب نے آپ کے سوال کا جواب دے دیا ہے، آپ تشریف رکھیں۔

اب مسٹر محمود خان کی طرف سے ایک تحریک استحقاق ہے جسے وہ پیش کریں۔

تحریک استحقاق

مسٹر محمود خان اچکزئی۔ جناب اسپیکر صاحب! میری تحریک استحقاق یہ ہے کہ۔

میرے سوال نمبر ۸۳۰ کے جواب میں غلط بیانی کی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے ہاؤس کا استحقاق مجروح ہوا ہے

وزیر اعلیٰ۔ جناب والا! یہ تحریک استحقاق حالیہ واقعہ سے متعلق نہیں ہے اور اس میں انہوں نے کسی ایسے امر کی نشاندہی نہیں کی ہے۔ جس کو غلط بیانی کہا گیا ہے۔ اس بنا پر یہ تحریک قاعدہ کے مطابق نہیں ہے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ محمود خان آپ نے نوٹس دیا اسے پڑھا اور جام صاحب نے اسکا جواب دیا محمود خان آپ کے نوٹس میں کسی خاص امر کی نشاندہی نہیں کی گئی ہے جس سے اسمبلی کا یا آپ کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہٰذا آپ کو اپنے نوٹس میں تمام تفصیلات لکھنی چاہیئے تھیں۔

مسٹر محمود خان اچکزئی ۔ جناب والا! آپ جام صاحب کو بچا رہے ہیں تو بچائیں......

مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔ محمود خان! آپکا نوٹس بالکل مبہم ہے لہذا اسے مسترد کیا جاتا ہے۔
اب رخصت کی کچھ درخواستیں ہیں، جنہیں سیکریٹری اسمبلی پڑھیں گے۔

LEAVE APPLICATIONS

Secretary (S.M. Ather) Application dated 9.6.75 from Miss Fazilla Aliani, M.P.A.

"I will not be able to attend the ensuing Session of the Assembly as I am leaving for Islamabad to attend the meeting of the National Organising and Co-ordinating Committee framed for the observance of International Women Year. From there I may proceed to Mexico with delegation. So my leave of absence in the Assembly may kindly be granted."

Mr. Deputy Speaker The question is whether the leave of absence be granted.

(Leave was granted)

Secretary (S.M. Ather) Application dated 9.6.75 from Miss Fazilla Aliani, M.P.A.

"I have not attended the Assembly Session held from 3rd April, 1975 to 10th April, 1975, due to some un-aviodable domestic circumstances. Kindly grant leave of these days."

Mr. Deputy Speaker The question is whether the leave of absence be granted.

(Leave was granted)

آئین کے آرٹیکل ۲۱۲ کے تحت قرارداد۔

وزیر اعلیٰ ۔ میں مندرجہ ذیل قرارداد پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں:۔
"بلوچستان صوبائی اسمبلی اس سلسلہ میں یہ قرارداد منظور کرتی ہے کہ درخواست

کی جائے کہ پارلیمنٹ بذریعہ قانون بلوچستان سروس ٹربیونل ایکٹ مجریہ ۱۹۷۴ء (بلوچستان ایکٹ نمبر ۵ مجریہ ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۳ کے تحت قائم کردہ ٹربیونل پر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل ۲۱۲ کی ذیلی کلاز (۲) کے احکامات کو آئین کی مذکورہ کلاز کے جملہ شرطیہ کے تقاضے کے مطابق وسعت دیدے "

مسٹر ڈپٹی اسپیکر - آیا ایوان اس قرارداد کو پیش کرنے کی اجازت دیتا ہے -

(اجازت دی گئی)

وزیر اعلیٰ - جناب والا! میں مندرجہ ذیل قرارداد پیش کرتا ہوں -

"بلوچستان صوبائی اسمبلی اس سلسلہ میں یہ قرارداد منظور کرتی ہے کہ درخواست کی جائے کہ پارلیمنٹ بذریعہ قانون بلوچستان سروس ٹربیونل ایکٹ مجریہ ۱۹۷۴ء (بلوچستان ایکٹ نمبر ۵ مجریہ ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۳ کے تحت قائم کردہ ٹربیونل پر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل ۲۱۲ کی ذیلی کلاز (۲) کے احکامات کو آئین کی مذکورہ کلاز کے جملہ شرطیہ کے تقاضے کے مطابق وسعت دیدے "

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- قرارداد یہ ہے کہ -

"بلوچستان صوبائی اسمبلی اس سلسلہ میں یہ قرارداد منظور کرتی ہے کہ درخواست کی جائے کہ پارلیمنٹ بذریعہ قانون بلوچستان سروس ٹربیونل ایکٹ مجریہ ۱۹۷۴ء (بلوچستان ایکٹ نمبر ۵ مجریہ ۱۹۷۴ء) کی دفعہ ۳ کے تحت قائم کردہ ٹربیونل پر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل ۲۱۲ کی ذیلی کلاز (۲) کے احکامات کو آئین کی مذکورہ کلاز کے جملہ شرطیہ کے تقاضے کے مطابق وسعت دیدے "

(قرارداد منظور کی گئی)

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ اب چونکہ کل کے لئے کوئی کام نہیں، اس لئے اسمبلی کی کارروائی ۱۲ رجون ۱۹۷۵ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔ ۱۱ رجون کے لئے جو سوالات ہیں وہ بھی پرسوں لئے جائیں گے۔

(۱۰ بجکر ۲۰ منٹ پر اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۱۲ رجون ۱۹۷۵ء صبح ۱۰ بجے تک کیلئے ملتوی ہوگئی)